جھلکیوں سے تعبیر کیا ہے۔ مولف موصوف خود اسی اجڑے ہوئے چمن کی حرماں نصیب یادگاروں میں سے ہیں۔ انھوں نے خاندانی روایتوں کی مدد سے متفرق واقعات کو جمع کر دیا ہے جنکے اندر کوئی تاریخی ترتیب ملحوظ نہیں، لیکن پڑھنے والوں کیلیے وجہ عبرت اور سرمایہ حسرت ضرور ہیں اور شاید جامع کا مقصد بھی اسی قدر ہے۔ خاندان شاہی کی پریشانیوں اور مظلومیوں کی داستان کے علاوہ اس دور کے شاہی انتظام سلطنت، تمدن و معاشرت رسم و رواج، افراد خاندان کی طرز بود و ماند اور ان کی ذہنی و اخلاقی حالت کا ایک اجمالی خاکہ بھی اس میں ملتا ہے جس سے ایک مورخ بہت کچھ فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

ہندوستان کی قدیم اسلامی درسگاہیں تالیف مولوی ابوالحسنات صاحب ندوی مرحوم سابق رفیق دار المصنفین۔ ضخامت ۱۴۴ صفحات قیمت ۱۲؍ ملنے کا پتہ منیجر دار المصنفین۔ اعظم گڈھ

یہ کتاب رسالہ معارف کے ایک سلسلہ مضامین کا مجموعہ ہے۔ مصنف مرحوم نے اس میں بڑی کاوش سے ہندوستان کی اسلامی تاریخ کے اس پہلو کو روشن کیا ہے جسکے متعلق موجودہ متداول تاریخوں میں ہمیں اجمالی اشارات بھی بمشکل ہی ملتے ہیں۔ ہماری تاریخوں کے مصنفین جب محمود غزنوی کا تذکرہ کرینگے تو انکا قلم نہایت آب و تاب کیساتھ سترہ خونی مرقع کھینچکر خاموش ہو جائیگا۔ یہ بتانا اسکے فرائض میں سے ہرگز نہ ہوگا کہ اس علم پرور حکمراں نے ہندوستان کی جہالت پر کتنے حملے کیے تھے۔ مصنف مرحوم لائق شکریہ ہیں کہ انھوں نے قوم کے اس فرض کفایہ کو ادا کیا اور تاریخ کے قدیم انباروں، سلاطین کے فرمانوں، کتبوں اور اثری تحقیقات کے عسیر الحصول ذخیروں سے چن کر یہ نادر اور خوشنما مجموعہ ہمارے سامنے پیش کیا۔

مصنف نے آغاز سے لیکر زوال حکومت تک مسلمان حکمرانوں اور امیروں کے